سولہویں پارے کے اہم مضامین

مفتی عتیق الرحمٰن

پندرھویں پارے کی چند باقی ماندہ آیتوں سے آج کے تفسیری خلاصہ کی ابتداء کی جارہی ہے۔ ساحل سمندر پر چلتے ہوئے حضرت موسیٰ وخضر علیہما لسلام ایک کشتی میں سوار ہو گئے۔ خضر علیہ السلام نے کشتی پر سوار ہوتے ہی کشتی کو ایک طرف سے توڑ کر عیب دار کر دیا۔ موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے کہ آپ کشتی کو توڑ کر سواریوں کو غرق کرنا چاہتے ہیں؟ آپ نے بہت خطرناک کام کیا ہے۔ انہوں نے یاددہانی کراتے ہوئے کہا کہ میں نے آپ کو پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ آپ میری باتوں پر صبر نہیں کر سکو گے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں بھول گیا تھا آپ مجھ پر اتنی سختی نہ کریں۔ پھر وہ چل پڑے، راستہ میں ایک بچہ ملا جس کا گلا گھونٹ کر خضر علیہ السلام نے مار ڈالا۔ موسیٰ علیہ السلام سے پھر نہ رہا گیا اور کہنے لگے کہ آپ نے یہ کیا کیا؟ ایک معصوم جان کو قتل کر ڈالا۔ انہوں نے کچھ زور دے کر کہا کہ میں نے نہ کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ نہیں چل سکیں گے۔ موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے کہ مجھے آخری موقع دے دیں اگر اس مرتبہ میں نے اعتراض کیا تو آپ کو اختیار ہوگا کہ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیں۔ پھر وہ لوگ چل پڑے اور چلتے چلتے ایک گاؤں میں جا پہنچے، دونوں حضرات کو لمبے سفر کی بناء پر بھوک لگی ہوئی تھی۔ وہاں کے لوگوں سے کھانا طلب کیا تو انہوں نے کھانا کھلانے سے انکار کر دیا۔ گاؤں میں ایک دیوار گرنے والی ہورہی تھی۔ خضر علیہ السلام نے مرمت کر کے اسے درست کر دیا۔ موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے کہ جب گاؤں کے لوگوں نے ہمیں کھانا نہیں دیا تو آپ کو چاہیئے تھا کہ ان کا کام کر کے معاوضہ وصول کر لیتے تاکہ ہم اس

سے کھانا ہی خرید لیتے۔ حضرت خضر علیہ السلام کہنے لگے کہ اب ہمارا مزید اکٹھے رہنا ممکن نہیں ہے اس لئے آئندہ کے لئے ہمارے راستے جدا جدا ہو جائیں گے، البتہ گزشتہ جو تین واقعات پیش آئے ہیں میں ان کی وضاحت کر دیتا ہوں۔ کشتی کو عیب دار بنانے کی وجہ دراصل کشتی کے غریب مالکان کا مفاد تھا کیونکہ آگے سمندری حدود میں ایک ظالم بادشاہ کی عملداری تھی اور وہ ہر اچھی اور نئی کشتی کو بحق سرکار ضبط کر لیتا تھا۔ میں نے اس کشتی کا ایک کونا توڑ دیا جس سے ان غریبوں کی کشتی بچ گئی۔

جس لڑکے کو میں نے قتل کیا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ مستقبل میں آوارہ، بدمعاش، منکر، کفر کا علم بردار بننے والا تھا اور اپنے نیک والدین کے لئے مشکلات کا باعث بننے والا تھا، اسے میں نے قتل کر دیا تا کہ اللہ تعالیٰ اس کے والدین کو اس کا نعم البدل عطاء فرما کر اس کے شر سے محفوظ فرمالیں۔ دیوار کی تعمیر کا مسئلہ یہ تھا کہ گاؤں میں ایک نیک سیرت انسان تھا، اس کے بچے چھوٹے چھوٹے تھے کہ اس کے انتقال کا وقت آ گیا۔ اس نے اپنا خزانہ زمین میں دفن کر کے اوپر دیوار تعمیر کر دی تھی تا کہ بچے بڑے ہو کر وہ خزانہ حاصل کر سکیں اگر دیوار گر جاتی تو لوگ وہ خزانہ لوٹ کر لے جاتے اور یتیموں کا نقصان ہو جاتا اس لئے میں نے گرتی ہوئی دیوار کو سہارا دے کر درست کر دیا۔ یہ ان واقعات کی وضاحت ہے جن پر آپ صبر وتحمل کا دامن چھوڑ بیٹھے تھے۔ پھر قرآن کریم نے مشرکین کے تیسرے سوال کا جواب دیتے ہوئے صالح بادشاہ کے حالات بیان فرمائے ہیں کہ وہ مشرق و مغرب اور جنوب کی تینوں اطراف میں فتح و کامرانی کے پھریرے لہراتا ہوا پہنچا اور وہاں کے باشندوں کو ہر قسم کا فائدہ پہنچانے میں اس نے کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔ جنوب کے پہاڑی سلسلہ کے باشندوں کا ایک دیرینہ اور پیچیدہ مسئلہ یہ تھا

کہ یاجوج ماجوج کے جنگجو دستے ان پر حملہ آور ہوکر انہیں مسلسل نقصان پہنچاتے رہتے تھے، سکندر ذوالقرنین نے لوہے اور پیتل کے جوڑ سے ایک آہنی دیوار ''سدسکندری''، تعمیر کر کے ان کے حملوں کا سلسلہ بند کروادیا جس سے وہاں کے باشندوں کو امن نصیب ہوا۔ اب قرب قیامت میں جب اللہ چاہیں گے یاجوج ماجوج کا ٹڈی دل اس دیوار کو توڑنے میں کامیاب ہوجائے گا اور اس وقت کے لوگوں پر تاخت وتاراج کر کے ان کے لئے مسائل ومشکلات پیدا کرے گا، جس کے بعد قیامت قائم ہوجائے گی۔

سورۂ مریم

ابتداء سورت میں زکریا علیہ السلام کی اولاد کے حصول کے لئے رقت انگیز دعا اوران کے لئے بیٹے کی بشارت اور پھر یحیٰی علیہ السلام جیسے نابغۂ روزگار بیٹے کی ولادت کی اطلاع ہے۔ اس کے بعد مریم علیہا السلام کے ہاں عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کا ایمان افروز تذکرہ ہے کہ وہ غسل کے لئے تیاری کررہی تھیں کہ ایک شخص ان کے سامنے آکر کھڑا ہوگیا، وہ اسے انسان سمجھ کر اللہ کی پناہ مانگنے لگیں مگر اس نے بتایا کہ وہ انسان نہیں بلکہ فرشتہ ہے اور اللہ کے حکم سے بیٹے کی بشارت دینے آیا ہے۔ انہیں تعجب ہوا کہ شوہر کے بغیر کیسے بیٹا پیدا ہوگا۔ انہیں بتایا گیا کہ اللہ کے لئے یہ بات کوئی مشکل نہیں ہے۔ چنانچہ وہ امید سے ہوگئیں اور جب ولادت کا درد شروع ہوا تو پریشان ہوکر کہنے لگیں کہ کاش تکلیف اور رسوائی کا یہ وقت آنے سے پہلے ہی وہ انتقال کرچکی ہوتیں۔ وہ اس وقت ویرانے میں کھجور کے ایک خشک تنے کے سہارے بیٹھی ہوئی تھیں۔ فرشتے نے ندا دی کہ آپ کے نچلی جانب نہر جاری ہے۔ کھجور کو جھنجوڑ کر پھل حاصل کریں اور نہر سے پانی پئیں

اور بچہ کو دیکھ کر اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان کریں اور اگر کوئی پوچھے تو بتا دیں کہ میں نے ''چُپ'' کا روزہ رکھا ہوا ہے۔ اس بچہ سے پوچھ لو۔ جب وہ بچہ کو گود میں لئے ہوئے بستی میں پہنچیں تو لوگوں نے اعتراضات کی بوچھاڑ کر دی۔ تمہارے والد صاحب ایک صالح انسان تھے تمہاری والدہ نیک خاتون تھیں پھر تم نے اتنا بڑا حادثہ کیسے کر دیا؟ بچہ بول اٹھا کہ میں اللہ کا بندہ اور بابرکت رسول بنایا گیا ہوں۔ مجھے نماز اور زکوٰۃ کے اہتمام کی تعلیم دے کر بھیجا گیا ہے۔ میں صلاح و تقویٰ کا پیکر اور والدہ کا فرماں بردار ہوں۔ بچہ کی اس گفتگو نے مریم کو پاک باز بھی ثابت کر دیا اور اللہ کی قدرت کو ثابت کر کے لوگوں کے تعجب میں بھی اضافہ کر دیا۔ یہ تھے مریم کے بیٹے عیسیٰ۔ یہ اللہ کے بیٹے نہیں بلکہ اللہ کے حکم ''کـــن فیــکــون'' کے کرشمہ کے طور پر ظاہر ہوئے۔ پھر ابراہیم علیہ السلام کی صداقت و نبوت کے اعلان کے ساتھ ان کا مکالمۂ توحید مذکور ہے جو انہوں نے اپنے والد سے کیا اور اس میں کفر کی بداخلاقی اور نبی کے اخلاق کا بھرپور مظاہرہ کیا گیا ہے۔ پھر موسیٰ و ہارون کی نبوت اور کوہِ طور پر اللہ سے ہمکلامی کا تذکرہ پھر اسماعیل علیہ السلام کی نبوت و رسالت اور وعدہ کی پاسداری اور نماز اور زکوٰۃ کے اہتمام کا ذکر۔ پھر ادریس کی صداقتِ نبوت کا ذکر، پھر اس بات کا بیان کہ تمام انبیاء علیہم السلام ایک ہی انعام یافتہ سلسلہ کی کڑیاں ہیں اور اس سلسلہ کے بانی آدم و نوح و ابراہیم علیہم السلام ہیں۔ یہ لوگ ہمارے منتخب اور ہدایت یافتہ افراد کے سرخیل تھے۔ بعد میں لوگ خواہشات کے پیچھے چل کر ان کے برگزیدہ افراد کے نقش قدم سے ہٹ گئے اور نماز کے ضائع کرنے والے بن کر جہنم کی خطرناک وادی ''غیّ'' کے مستحق بن گئے، لیکن توبہ کر کے ایمان و اعمال صالحہ کی پابندی کرنے والے ظلم سے محفوظ ہو کر جنت کے حقدار ٹھہرے۔ پھر انسان کی مرنے کے بعد دوبارہ زندگی

کا تذکرہ کرتے ہوئے قیامت کے منکرین کو کھری کھری سنائی گئی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے لئے اولاد کے عقیدہ کی بھرپور مذمت کی گئی ہے۔ یہ ایسا بدترین عقیدہ ہے کہ اس کی نحوست سے آسمان گر جانے چاہئیں اور زمین پھٹ جانی چاہئے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہوجانے چاہئیں۔ اللہ کی اولاد نہیں سب اللہ کے بندے اور مملوک ہیں۔

سورۂ طٰہٰ

اس سورت میں بہت تفصیل کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ ہے اور میدانِ محشر کی منظر کشی اور اختصار کے ساتھ قصۂ آدم و ابلیس ہے اور دعوتِ الی اللہ کے لئے آخر میں کچھ زریں ہدایات دے کر سورت کو ختم کردیا گیا ہے۔ ابتداء میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نزول قرآن کا مقصد انسانی مشکلات و پریشانیوں میں اضافہ نہیں بلکہ نصیحت و خیرخواہی ہے۔ اس کے بعد توحید کا بیان ہے اور موسیٰ علیہ السلام کا تفصیلی واقعہ شروع ہوجاتا ہے۔ ابتدائی حصہ کو یہاں نظرانداز کرکے موسیٰ علیہ السلام کی زوجہ کے ہمراہ مدین سے واپسی کے تذکرہ سے واقعہ شروع کیا گیا ہے۔ زوجہ امید سے تھیں دردزہ شروع ہوچکا تھا۔ سامنے آگ جلتی ہوئی دیکھ کر موسیٰ علیہ السلام آگ لینے کو گئے، پیمبری مل گئی۔ موسیٰ علیہ السلام کو بتایا گیا کہ یہ آگ نہیں تمہارے رب کی تجلی ہے۔ وادی مقدس کے احترام میں جوتے اتارنے کے حکم کے ساتھ ہی پروانۂ نبوت عطاء کرکے توحید کا پیغام بنی اسرائیل کے لئے دے کر نماز کے اہتمام کی تلقین کی گئی۔ عصا سے اژدھا اور ہاتھ کو روشن و چمکدار بنا کر دو معجزات عطاء فرما کر فرعون جیسے سرکش و باغی حکمران کے دربار میں توحید کا ڈنکا بجانے کے لئے روانگی کا حکم دیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے گفتگو کا سلیقہ اور زبان

میں تاثیر کی دعاء کے ساتھ ہی معاون کے طور پر اپنے بھائی ہارون کو بھی منصب نبوت پر فائز کرنے کی درخواست کی۔ اللہ تعالیٰ نے سابقہ احسانات کی یاد دہانی کراتے ہوئے اپنا ماضی یاد رکھنے کا سبق دیا اور اخلاق فاضلہ کا مظاہرہ کرتے ہوئے اللہ کی یاد میں رطب اللسان رہنے اور نرم گفتاری کے ساتھ فرعون سے خطاب کرنے کی تلقین فرمائی۔ فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کو بحث بازی میں الجھا کر مقصد سے ہٹانے کی کوشش کی، لیکن موسیٰ علیہ السلام کی نپی تلی گفتگو سے فرعون کٹ حجتی اور دھمکیوں پر اتر آیا۔ موسیٰ علیہ السلام کو جادوگر اور اقتدار کا بھوکا قرار دے کر کہنے لگا کہ آپ اپنے جادو کی مدد سے مجھے اقتدار سے بے دخل کر کے قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ ہم بھی چوٹی کے جادوگر بلا کر آپ کا مقابلہ کریں گے۔ عید کے روز مقابلہ طے ہوا۔ جادوگر آ گئے اور موسیٰ علیہ السلام کو مرعوب کرنے اور اپنی قابلیت جتلانے کے لئے انہوں نے عصا اور رسی کی مدد سے دو دو سانپ بنائے۔ موسیٰ علیہ السلام کی طبعی گھبراہٹ پر اللہ نے تسلی دی اور لاٹھی پھینکنے کا حکم دیا وہ اژدھا بن کر دیکھتے ہی دیکھتے تمام سانپوں کو نگل گئی، جس پر جادوگر مسلمان ہوگئے۔ فرعون نے انہیں قتل کی دھمکی دی۔ جب وہ نہ مانے تو انہیں پھانسی پر لٹکا دیا۔ پھر موسیٰ علیہ السلام کو بحر قلزم سے پار کرایا اور فرعون کو سمندر میں غرق کر دیا۔ موسیٰ علیہ السلام تورات لینے کے لئے کوہ طور پر تشریف لے گئے۔ وہاں چالیس دن تک عبادت و ریاضت میں لگے رہے اور پھر کتاب لے کر واپس آئے تو قوم بچھڑے کو معبود بنا کر شرک میں مبتلا ہو چکی تھی۔ سامری کا کہنا تھا کہ جبریل کے نشان قدم کی مٹی میں نے سنبھال کر رکھی ہوئی تھی۔ بنی اسرائیل کے پاس فرعونیوں کے زیورات کا سونا جو کہ یہ لوگ مصر سے نکلتے وقت اپنے ہمراہ لے آئے تھے جمع کر کے آگ میں پگھلا کر اسے بچھڑے کی صورت میں ڈھالا اور اس کے

منہ میں جبریل کے نشان قدم کی مٹی ڈالی تو وہ جگالی کرنے اور گائے جیسی آوازیں نکالنے لگا۔ چنانچہ اس نے بنی اسرائیل کو باور کرالیا کہ یہ تمہارا معبود ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کا معبود تمہیں بھلا چکا ہے۔ قوم اس کے بہکاوے میں آ کر گئوسالہ پرستی میں مبتلا ہوگئی، موسیٰ علیہ السلام کوہِ طور سے واپس آ کر سخت ناراض ہوئے، حضرت ہارون کو ڈانٹا، ان کے سر اور داڑھی کے بال پکڑ کر گھسیٹا مگر حضرت ہارون کا معقول عذر تھا کہ قوم سمجھانے کے باوجود باز نہیں آئی بلکہ مشتعل ہو کر انہیں قتل کرنے پر آمادہ ہوگئی اور جان کے خوف اور انتشار کے ڈر سے خاموشی اختیار کرنی پڑی۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے سامری کو بلا کر فرمایا کہ دیکھو ہم تمہارے معبود کا کیا حشر کرتے ہیں۔ بچھڑے کو آگ میں جلا کر راکھ بنادیا اور سامری کو بددعا دی کہ اگر کسی سے اس کا جسم چھو جائے تو بخار میں مبتلا ہو جائے۔ چنانچہ سامری جب بھی گھر سے باہر نکلتا تو بخار میں مبتلا ہونے کے خوف سے چلاتا اور شور مچاتا ''لامساس، لامساس'' مجھے کوئی ہاتھ نہ لگائے۔ مجھے کوئی ہاتھ نہ لگائے۔ اسی طرح زندگی بھر شور مچاتا ہوا مر گیا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ پہلے انبیاء اور ان کی اقوام کے واقعات سنا کر ہم آپ کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ کفر و شرک اور گناہوں کا بوجھ لادنے والے قیامت کے دن کیری آنکھوں اور سیاہ چہرے والے اپنے جرائم پر ملنے والی سزا کے تصور سے تھرتھرا رہے ہوں گے۔ قیامت کے دن اللہ کے خوف سے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر ہوا میں اڑنے لگیں گے، زمین ایک ہموار چٹیل میدان میں تبدیل ہو جائے گی اور ہر انسان دم بخود بے حس و حرکت ہوگا کسی کی سفارش نہیں چلے گی لیکن ایمان واعمال صالحہ والوں کو کوئی خوف اور غم نہیں ہوگا۔ ہم نے قرآن کریم کو عربی زبان میں اتار کر ایک ہی بات کو مختلف اسالیب میں بیان کیا ہے تاکہ تمہیں نصیحت اور تقویٰ حاصل ہو سکے۔ اس لئے قرآن کریم کو ٹھہر ٹھہر کر

غور وخوض کر کے پڑھا کرو اور اللہ تعالیٰ سے اپنے علم میں اضافے کی دعاء مانگتے رہا کرو۔

پھر آدم علیہ السلام کا تذکرہ کہ انہیں مسجودِ ملائک بنایا مگر ابلیس سجدہ سے انکاری بنا۔ ہم نے آدم علیہ السلام کو بتا دیا کہ یہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے۔ کہیں تمہیں جنت سے نکلوا کر مشکلات میں مبتلاء نہ کردے۔ جنت میں آپ کی تمام بنیادی ضرورتیں پوری کی جائیں گی، بھوک اور پیاس کا انتظام کر دیا جائے گا اور لباس اور چھت کا بندوبست بھی ہوگا، لہٰذا نہ آپ کو بھوک اور پیاس ستائے گی اور نہ ہی جسم ڈھانپنے اور دھوپ سے بچاؤ کے لئے آپ کو پریشانی ہوگی۔ مگر آپ کو فلاں مخصوص درخت کے قریب نہیں جانا ہوگا۔ شیطان نے مختلف حیلے بہانے سے آدم علیہ السلام کو اللہ کا عہد بھلا کر وہ درخت کھانے پر آمادہ کرلیا اور بتایا کہ اس درخت کو کھا کر آپ دائمی طور پر جنت میں سکونت پذیر ہو جائیں گے۔ مگر نتیجہ برعکس نکلا اور اس طرح حضرت آدم کو خلد سے نکل کر اس دنیا کے دارالامتحان میں آنا پڑ گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ اللہ کے نازل کردہ آسمانی نظام حیات سے روگردانی اس انسان کے تمام مسائل کی جڑ اور معیشت کی تباہی کا سبب ہے۔ دعوت الی اللہ کا کام کرنے والوں کو تلقین فرمائی کہ معاندین کی باتوں کو صبر وتحمل سے برداشت کریں۔ صبح وشام، دن اور رات میں تسبیح وتحمید کا اہتمام رکھیں۔ کافروں کے لئے وسائل زندگی کی فراوانی اور عیش وعشرت کو للچائی ہوئی نگاہوں سے نہ دیکھیں۔ خود بھی نماز کی پابندی کریں اور اپنے اہل خانہ کو بھی نماز کا پابند بنائیں اور اعلان کردیں ہر ایک کو اس کے عمل کا بدلہ ملے گا۔ لہٰذا تم بھی انتظار کرو ہم بھی انتظار کررہے ہیں۔ عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ کون راہ ہدایت پر ہے اور کون ضلالت وگمراہی کی اتھاہ گہرائیوں میں گرا ہوا ہے۔